السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

«زَيْدٌ طَلَّقَ امْرَأَتَہٗ فِي الْوَقْتِ الصُّبْحِ طَلَاقًا وَاحِدًا ثُمَّ طَلَّقَ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ طَلَاقًا آخَرَ ثُمَّ طَلَّقَ طَلَاقًا آخَرَ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ هَلْ تُعَدُّ تِلْكَ الطَّلَقَاتُ الثَّلَاثُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ طَلَاقًا وَاحِدًا رَجْعِيًّا أَوْ طَلَاقًا ثَلَاثًا بَائِنًا» (1)

''زید نے اپنی بیوی کو صبح کے وقت ایک طلاق دی پھر ظہر کے وقت ایک اور طلاق دی پھر عصر کے وقت ایک اور طلاق دی کیا ایک دن کی یہ تین طلاقیں ایک رجعی طلاق ہوگی یا تین طلاقیں بائنہ ہو جائیں گی''

زَيْدٌ كَتَبَ كِتَابًا لِاِمْرَأَتِہٖ بِأَنْتِ بَائِنٌ وَمَا أَرَادَ بِأَنْتِ بَائِنٌ اِلاَّ طَلَاقًا وَاحِدًا رَجْعِيًّا ثُمَّ أَمْسَكَ زَيْدٌ ہٰذَا مَعَہٗ وَكَتَبَ مَكَانَہٗ خَطًّا آخَرَ فِي مَجْلِسٍ آخَرَ بِأَنْتِ طَالِقٌ ۔ هَلْ يَقَعُ فِي ہٰذِهِ الصُّورَةِ طَلَاقَانِ أَوْ وَاحِدٌ وَالْحَالُ أَنَّ الْمُطَلِّقَ غَيَّرَ لَفْظَ بَائِنٍ إِلٰى طَالِقٍ بِغَيْرِ نِيَّةِ إِيْقَاعِ الطَّلَاقِ الثَّانِي» (2)

''زید نے اپنی بیوی کو اَنْتِ بَائِنٌ کا لفظ لکھا اور اس نے اَنْتِ بَائِنٌ سے ایک رجعی طلاق کی نیت کی پھر زید نے وہ خط اپنے پاس رکھا اور اس کی جگہ ایک دوسرا خط دوسری مجلس میں لکھا اَنْتِ طَالِقٌ کے لفظ سے کیا اس صورۃ میں ایک طلاق واقع ہوگی یا دو اور صورت حال یہ ہے کہ طلاق دینے والے نے بَائِنٌ کی جگہ طَالِقٌ کا لفظ بدلا ہے دوسری طلاق دینے کی نیت کے بغیر''؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فِي ہٰذِهِ الصُّورَةِ الطَّلَاقُ الْأَوَّلُ، وَالثَّانِي رَجْعِيَّانِ، وَالثَّالِثُ لَا رَجْعَةَ بَعْدَهُ، وَلَا تَحِلُّ لَہٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ نِكَاحًا صَحِيحًا خَالِيًا عَنْ شَرْطِ التَّحْلِيلِ وَالدَّلِيلُ عَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُہٗ تَعَالٰى : اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ وَہٰذَا التَّسْرِيحُ طَلَاقٌ بِتَفْسِيرِ النَّبِيِّ ﷺ كَمَا فِي تَفْسِيرِ ابْنِ كَثِيرٍ وَغَيْرِهٖ» (1)

''اس صورت میں پہلی اور دوسری طلاق رجعی ہے اور تیسری کے بعد رجوع نہیں ہے اور وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں ہے حتی کہ وہ دوسرے آدمی سے صحیح نکاح کر لے جو شرط حلالہ سے خالی ہو۔ اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ ''کا یہ قول ہے کہ رجعی طلاقیں دو ہیں پس روکنا ہے ساتھ اچھے طریقے کے یا چھوڑ دینا ہے ساتھ احسان کے اور اس چھوڑنے سے مراد طلاق ہے نبی ﷺ کی تفسیر کے مطابق جس طرح تفسیر ابن کثیر اور دوسری تفاسیر میں ہے

«« تُعْتَبَرُ نِيَّتُہٗ، فَيَكُوْنُ الطَّلَاقُ وَاحِدًا رَجْعِيًّا إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ مَدْخُوْلاً بِہَا» (2)

''اس کی نیت کا اعتبار ہو گا اگر عورت مدخول بہا ہے تو ایک رجعی طلاق واقع ہو گی''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

طلاق کے مسائل ج1ص 347

محدث فتویٰ